49002 ـ اعتکاف کے لیے کم از کم مدت

سوال

اعتکاف کی کم از کم مقدت کتنی ہے ؟
کیا ممکن ہے کہ میں تھوڑا وقت اعتکاف کر لوں، یا کہ کچھ ایام کا اعتکاف کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اعتکاف کی کم از کم مدت میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

جمہور علماء کرام کہتے ہیں ایك لحظہ کا بھی اعتکاف ہو سکتا ہے، امام احمد، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: الدر المختار (1 / 445) المجموع (6 / 489) الانصاف (7 / 566).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی" المجموع " میں کہتے ہیں:

اور اعتکاف کی کم از کم مدت میں جمہور علماء کرام نے جو صحیح بیان کیا ہے، کہ اس میں مسجد میں ٹھرنے کی شرط لگائی ہے، اس میں کثیر اور قلیل حتی کہ ایك گھنٹہ اور لحظہ بھی ہے. اھـ اختصار کے ساتھ

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 514).

اور انہوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ لغت میں اعتکاف ٹھرنے کو کہتے ہیں، اور یہ کم اور زیادہ مدت پر صادق آتا ہے، اور شریعت میں کوئی دلیل نہیں ملتی جو اس مدت کو محدود اور معین کرتی ہو.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" عربی لغت میں اعتکاف ٹھرنے کو کہتے ہیں، تو مسجد میں اللہ تعالی کے قریب کی نیت سے ٹھرنا اعتکاف کہلاتا

ہے.... چاہے مدت کم ہو یا زیادہ، کیونکہ قرآن و سنت نے کوئی تعداد اور وقت مقرر نہیں کیا" اھـ

دیکھیں: المحلی ابن حزم (5 / 179).

2 ـ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالی نے یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہ:

" میں ایك گھڑی مسجد میں رہونگا، اور اعتکاف کے لیے ہی ٹھرونگا اس سے ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے ابن حزم میں دلیل پکڑی ہے.

دیکھیں: ابن حزم (5 / 179) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اس روایت کو فتح الباری میں ذکر کرنے کے بعد اس پر سکوت اختیار کیا ہے.

اور گھڑی وقت کا ایك حصہ ہے، آج اصطلاح میں جو ساٹھ منٹ کا گھنٹہ ہے وہ مراد نہیں.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اعتکاف کی کم از کم مدت ایك دن ہے، یہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے ایك روایت اور بعض مالکیہ کا قول ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اعتکاف مسجد میں اللہ تعالی کی اطاعت کے لیے ٹھرنے کو کہتے ہیں چاہے تھوڑی یا زیادہ دیر کے لیے ٹھرا جائے، کیونکہ میرے علم کے مطابق اس کی تحدید میں کوئی دلیل وارد نہیں، نہ تو ایك دن اور نہ ہی دو دن یا اس سے زیادہ، اور یہ اعتکاف ایك مشروع عبادت ہے، لیکن اگر کوئی شخص نذر مانے تو یہ واجب ہو جاتا ہے، اور یہ مرد اورعورت میں برابر ہے. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (15 / 441).

واللہ اعلم .